

ٹرمپ کی ایران کے خلاف غیر قانونی جارحیت اور ان کے عہدے سے ہٹانے کا جواز

جب ایک امریکی صدر اپنے ملک کے مفادات کے خلاف کام کرتا ہے، قانونی ذمہ داریوں کو نظر انداز کرتا ہے، اور عالمی تباہی کو دعوت دیتا ہے تو کیا ہوتا ہے؟ یہ مضمون ڈونلڈ ٹرمپ کے 21 جون 2025 کو ایران کے جوہری تنصیبات پر بمباری کو بین الاقوامی قانون کی صریح خلاف ورزی کے طور پر بے نقاب کرتا ہے، جو اسرائیل کے ایجنڈے کی خدمت کرتا ہے، امریکی معیشت کو مفلوج کرتا ہے، اور دنیا کو تیسری عالمی جنگ کی طرف دھکیلتا ہے۔ یہ مضمون قانونی اور معاشی اثرات کی تفصیلات بیان کرتا ہے، یہ دعویٰ کرتا ہے کہ ٹرمپ کا فوجی تیاریوں کے احکامات کے 48 گھنٹوں کے اندر کانگریس کو مطلع نہ کرنا ان کی حلف کی خیانت ہے، ان کے فوری طور پر مواخذے یا 25 ویں ترمیم کے ذریعے ہٹانے کا مطالبہ کرتا ہے، یورپی ممالک کی ملی بھگت کی مذمت کرتا ہے، ایران کی تاریخی پرامن طبیعت کی تعریف کرتا ہے، اور معافی اور اقوام متحدہ کی جوابدہی کا مطالبہ کرتا ہے۔

ٹرمپ کی امریکی ترجیحات پر اسرائیلی مفادات کو ترجیح دینا

ٹرمپ کا 21 جون 2025 کو ایران کے جوہری مقامات - فوردو، نطنز، اور اصفہان - پر بمباری کا فیصلہ اسرائیل کے ایران کے جوہری پروگرام کو غیر موثر بنانے کے ہدف کے مطابق ہے، جو امریکہ کی سلامتی اور معاشی مفادات کو نظر انداز کرتا ہے۔ اسرائیل کے 13 جون 2025 کے حملوں نے ایران کے جوابی اقدامات کو بھڑکایا، اور ٹرمپ کی شدت، اسرائیل کی جنگ میں شامل ہونے سے، امریکہ کو ایسی جنگ میں الجھاتی ہے جس کا کوئی واضح فائدہ نہیں۔ صرف 25 فیصد امریکی ان حملوں کی حمایت کرتے ہیں، جو اس غیر ملکی الجھن کے عوامی رد عمل کی عکاسی کرتا ہے۔ اسرائیل کے ایجنڈے کی خدمت کر کے، ٹرمپ روس، بمن، اور پاکستان کی تنبیہات کو نظر انداز کرتا ہے، قومی خود مختاری کو کمزور کرنے والے مقصد کے لیے امریکی جانوں اور وسائل کو خطرے میں ڈالتا ہے۔

بحیرہ روم کے جہاز رانی کے راستوں کی خلل سے معاشی اثرات

امریکی حملے نے بحیرہ روم کے جہاز رانی کے راستوں کو غیر مستحکم کر دیا، جو یورپ اور مشرق وسطیٰ کے ساتھ امریکی تجارت کے لیے اہم ہیں۔ ایران کے جوابی حملوں کی دھمکیوں اور یمن کی بحیرہ احمر میں امریکی جہازوں پر حملہ کرنے کی تنبیہات نے سمندری خطرات کو بڑھا دیا، جس سے یہ راستے امریکی کمپنیوں کے لیے عملاً بند ہو گئے۔ اس خلل سے شینگ کے اخراجات میں اضافہ ہوتا ہے، مہنگائی بڑھتی ہے، اور کاروبار، خاص طور پر مستحکم سپلائی چینز پر منحصر چھوٹے کاروباروں کو خطرہ لاحق ہوتا ہے۔ معاشی نقصان، جو ٹرمپ کی جارحیت کا براہ راست نتیجہ ہے، غیر ملکی تنازعات کو امریکہ کی خوشحالی پر ترجیح دیتا ہے، جس سے امریکی معیشت کو خود ساختہ نقصان ہوتا ہے۔

ملکی اور بین الاقوامی قانون کی خلاف ورزیاں

ایران کے جوہری تنصیبات پر بمباری اقوام متحدہ کے چارٹر کے آرٹیکل 2(4) کی خلاف ورزی کرتی ہے، جو اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی منظوری یا خود دفاعی اقدام کے بغیر طاقت کے استعمال کو منع کرتا ہے۔ ایران سے کسی فوری خطرے کا کوئی ثبوت موجود نہیں، اور کیوبا اور چلی جیسے ممالک نے اس حملے کو غیر قانونی قرار دیا ہے۔ جوہری تنصیبات کو نشانہ بنانا تابکار آلودگی اور ماحولیاتی نقصان کا خطرہ پیدا کرتا ہے، جو شہریوں کو خطرے میں ڈالتا ہے، حالانکہ بڑے پیمانے پر اخراج کی کوئی رپورٹ نہیں آئی۔

ملکی سطح پر، ٹرمپ نے 1973 کے واپار و ریزولوشن کے تحت اپنی آئینی ذمہ داریوں کی خلاف ورزی کی، جو افواج کو دشمنیوں یا قریب دشمنیوں میں بھیجنے کے 48 گھنٹوں کے اندر کانگریس کو مطلع کرنے کا تقاضا کرتا ہے۔ تیاری کے اقدامات - 14 جون 2025، UTC 00:00 کو USS Nimitz کو حکم، 15 جون 2025، UTC 00:00 کو ٹینکر طیاروں، اور 21 جون 2025، 06:00 UTC کو B-2 بمبار طیاروں - نے واضح طور پر حملے کے منصوبوں کی نشاندہی کی، جس کے لیے ہر حکم کے 48 گھنٹوں کے اندر اطلاع درکار تھی (مثال کے طور پر، Nimitz کے لیے 16 جون 2025، UTC 00:00 تک)۔ ٹرمپ کی ناکامی کہ انہوں نے ان اقدامات کے باوجود کانگریس کو مطلع نہیں کیا، جو 21 جون کے حملے کو ممکن بناتا تھا، ان کی حلف کی خیانت ہے، جیسا کہ قانون ساز جیسے سینیٹر ٹم کین اور ایوان نمائندگان کی رکن ایلگزیٹینڈریا اوکاسیو-کورتز نے بیان کیا، جو ذمہ داری کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

عالمی امن کے لیے خطرہ اور تیسری عالمی جنگ کا خطرہ

ٹرمپ کی جارحیت عالمی امن کو خطرے میں ڈالتی ہے، مشرق وسطیٰ کو وسیع تر تنازع کی طرف دھکیلتی ہے جس کے عالمی اثرات ہیں۔ ایران پر حملہ کر کے، امریکہ نے آرٹیکل 51 کے تحت ایران کے خود دفاعی حق کو متحرک کیا، جو ممکنہ طور پر یمن،

پاکستان، اور روس کو تنازع میں لکھنچ سکتا ہے۔ ان ممالک کی تنبیہات امریکہ اور اسرائیل کے خلاف اتحاد کے خطرے کی نشاندہی کرتی ہیں، جس میں روس اور چین کی شمولیت تنازع کو عالمی بنا سکتی ہے۔ B-2 بمبار طیاروں کی تعیناتی، جو جوہری ہتھیار لے جانے کی صلاحیت رکھتے ہیں، غلط حساب کتاب کے خطرے کو بڑھاتی ہے، جس سے انسانیت تیسری عالمی جنگ کے قریب تر ہوتی ہے۔ ٹرمپ کا سفارت کاری سے انکار عالمی استحکام کو کمزور کرتا ہے، جس کے لیے اس خطرناک راستے کو روکنے کے لیے فوری عمل کی ضرورت ہے۔

ٹرمپ کی فوری ہٹانے کی فوری ضرورت

ٹرمپ کے غیر قانونی اقدامات اور فوجی تیاریوں کے بارے میں کانگریس کو مطلع نہ کرنے کی ناکامی، مواخذے یا 25 ویں ترمیم کے ذریعے فوری ہٹانے کو جواز بناتی ہے۔ مواخذہ ان کے وارپاورز ایکٹ کی خلاف ورزی اور عالمی سلامتی کو خطرے میں ڈالنے کی وجہ سے جائز ہے، جسے دونوں جماعتوں سے بڑھتی ہوئی ذمہ داری کی آوازوں نے تقویت دی ہے۔ 25 ویں ترمیم، جو نائب صدر اور کابینہ کو ٹرمپ کو نااہل قرار دینے کی اجازت دیتی ہے، اس کی اسرائیل کو امریکہ پر ترجیح دینے کی لاپرواہی اور قانونی ذمہ داریوں کی بے عزتی کو دیکھتے ہوئے قابل عمل ہے۔ 14 سے 21 جون کے اقدامات میں واضح طور پر، تیاریوں کے احکامات کے 48 گھنٹوں کے اندر کانگریس کو مطلع نہ کرنے کی ناکامی ان کی حلف کی خیانت کو ظاہر کرتی ہے، جو مزید تباہی کو روکنے کے لیے فوری ہٹانے کا تقاضا کرتی ہے۔

یورپی ممالک کی ملی بھگت کی مذمت

ہسپانیہ، اسکاٹ لینڈ، انگلینڈ، یونان، جرمنی، اور اٹلی، RAF Fairford اور Ramstein جیسے اڈوں پر امریکی ٹینکر طیاروں کی میزبانی کر کے اس غیر قانونی جارحیت میں شریک ہیں۔ یہ طیارے، جو 15 جون 2025، UTC 00:00 کو تعینات کیے گئے، B-2 بمبار طیاروں کے حملے کو ممکن بناتے ہیں، جس سے ان ممالک کو آرٹیکل 2(4) کی خلاف ورزی میں ملوث کیا جاتا ہے۔ ان کی غیرجانبداری اور بین الاقوامی قانون کو برقرار رکھنے میں ناکامی قابل مذمت ہے، جو امن کے وکالت کرنے والوں کے طور پر ان کی اخلاقی حیثیت کو کمزور کرتی ہے۔ ان یورپی ممالک کو عالمی استحکام کو خطرے میں ڈالنے والی جنگ کو ممکن بنانے کے لیے سخت ترین مذمت کا سامنا کرنا چاہیے۔

ایران کی تاریخی پر امن طبیعت

ایران صدیوں سے امن کا مینار رہا ہے، جو صفوی دور سے جارحانہ جنگوں سے گریز کرتا رہا ہے۔ 1979 کے بعد، اس نے خود مختاری اور غیر ملکی مداخلت کے خلاف مزاحمت پر توجہ دی، جیسا کہ ایران-عراق جنگ میں دیکھا گیا، جو دفاعی عزائم کی عکاسی کرتا ہے۔ IAEA کی نگرانی میں ایران کا جوہری پروگرام پر امن کے طور پر پیش کیا جاتا ہے، جس میں ہتھیار بنانے کا کوئی حتمی ثبوت نہیں ہے۔ امریکہ اور اسرائیل کے حملے ایک ایسی قوم پر ناحق حملہ ہیں جو سفارتی حل تلاش کرتی رہی ہے اور اپنی تحمل اور علاقائی شراکت کے لیے احترام کی مستحق ہے۔

معافی اور اقوام متحدہ کی جوابدہی کا مطالبہ

اسرائیل، امریکہ، اور شریک یورپی ممالک کو اپنے غیر قانونی حملوں کے لیے ایران سے باضابطہ معافی مانگنی چاہیے، جنہوں نے خود مختاری کی خلاف ورزی کی اور تباہ کن نقصان کا خطرہ مول لیا۔ امریکہ کو اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں اپنے ویٹو کے حق سے دستبردار ہونا چاہیے، جو اکثر خود اور اسرائیل کی حفاظت کے لیے استعمال ہوتا ہے، تاکہ اس حملے کی مذمت کرنے والی قرارداد کی منظوری دی جاسکے۔ ایسی قرارداد، جو کیوبا اور چلی جیسے ممالک کی حمایت سے ہو، اقوام متحدہ کے چارٹر کی توثیق کرے گی اور اکتوبر 2023 میں اسرائیل-حماس تنازع کی شدت کے بعد سے کمزور پڑنے والے بین الاقوامی قانون پر اعتماد بحال کرے گی۔

نتیجہ

ٹرمپ کا اسرائیل کے مفادات کی خدمت میں ایران پر غیر قانونی حملہ امریکی معیشت کو مفلوج کرتا ہے، ملکی اور بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی کرتا ہے، اور شہریوں اور ماحولیات کو خطرے میں ڈالتا ہے۔ فوجی تیاریوں کے احکامات کے 48 گھنٹوں کے اندر کانگریس کو مطلع نہ کرنے کی ان کی ناکامی ان کی حلف کی خیانت کو ظاہر کرتی ہے، جو عالمی امن کے لیے سنگین خطرہ بنتی ہے اور تیسری عالمی جنگ کا خطرہ پیدا کرتی ہے۔ مواخذے یا 25 ویں ترمیم کے ذریعے ان کا فوری ہٹانا ضروری ہے۔ یورپی ممالک کی ملی بھگت واضح مذمت کی متقاضی ہے۔ تاریخی طور پر پر امن قوم ایران معافی کی مستحق ہے، اور امریکہ کو اقوام متحدہ کی قرارداد کی اجازت دینی چاہیے تاکہ اس کی جوابدہی ہو۔ صرف ان اقدامات کے ذریعے ہی دنیا تباہی سے بچ سکتی ہے اور انصاف بحال کر سکتی ہے۔